دوران عدت نوکری کے لیے گھر سے نکلنا

1

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہندہ کو اس کے شوہر نے تین طلاقیں دے کر اپنے گھر سے نکال دیا ہے اور وہ اپنے والد کے گھر عدت گزار رہی ہے، دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا ہندہ عدت میں نوکری کرنے کے لیے جاسکتی ہے؟ جبکہ ہندہ کا والد اس کا خرچہ برداشت کر رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شرعی قوانین کی رو سے عورت کو طلاق سے قبل جس مکان میں شوہر نے رہائش دی ہو، اسی میں عدت گزارنا واجب اور بغیر ضرورت شرعیہ اس گھر سے نکلنا حرام ہے، نیز عدت کے ختم ہونے تک سکونت اور نفقہ شوہر کے ذمے لازم ہے اور اگر کسی ضرورت شرعی کی وجہ سے وہ عورت دوسرے مکان میں منتقل ہو جائے، تو عدت کے معاملے میں اس مکان کے بھی وہی احکام ہوتے ہیں، جو پہلے مکان کے تھے۔ بیان کی گئی صورت میں ہندہ پر اولاً شوہر کے گھر میں ہی عدت گزارنا لازم تھا، لیکن جب اسے شوہر نے گھر سے نکال دیا اور یہ اپنے والد کے گھر منتقل ہو گئی، تو اب والد کے گھر کا عدت کے معاملے میں وہی حکم ہے جو شوہر کے گھر کا تھا یعنی بغیر ضرورت شرعیہ اس گھر سے نکلنا جائز نہیں اور جب ہندہ کا والد اس کا خرچہ اٹھا رہا ہے، تو اس کا نوکری کے لیے گھر سے نکلنا ضرورت شرعیہ نہیں ہے، لہذا ہندہ کا عدت کے دوران نوکری کے لیے جانا، جائز نہیں ہے۔

اللہ تعالی قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے ﴿لَا تُخۡرِجُوۡهُنَّ مِنۡ بُيُوۡتِهِنَّ وَلَا يَخۡرُجۡنَ﴾ ترجمہ: ”عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں۔“ (پارہ 28، سورۃ الطلاق، آیت 1)

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”وَلا يَخۡرُجۡنَ يعني: ليس لهن أن يخرجن من البيوت“ ترجمہ: اور وہ خود نہ نکلیں یعنی عدت والی عورتوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ گھروں سے نکلیں۔ (تفسیر سمرقندی، سورۃ الطلاق، آیت 1، جلد 3، صفحہ 460، مطبوعہ خدمۃ مقارنۃ التفاسیر)

فتاوی عالمگیری میں ہے: ”علی المعتدة ان تعتد فی المنزل الذی یضاف الیھا بالسکنی حال وقوع الفرقة والموت “ترجمہ: عدت والی پر لازم ہے کہ وہ اس مکان میں عدت گزارے جس میں جدائی اور موت کے وقت سکونت پذیر تھی۔ (فتاوی عالمگیری، جلد1، صفحہ535، مطبوعہ کوئٹہ)

درمختار میں ہے: ”تعتدان أی: معتدة طلاق و موت فی بیت وجبت فیه و لا تخرجان منه الا أن تخرج أو ینهدم المنزل أو تخاف انهدامه أو تلف مالها أو لا تجد کراء البیت و نحو ذٰلک من الضرورات فتخرج لأقرب موضع الیه “یعنی موت اور طلاق کی عدت والی عورتیں اسی مکان میں عدت گزاریں جس میں عدّت واجب ہوئی ہو، اور وہاں سے نہ نکلیں سوائے یہ کہ ان کو زبردستی نکالا جائے یا وہ مکان گر جائے یا گرنے کا خطرہ ہو یا مال کے ضائع ہو جانے کا خطرہ ہو یا مکان کرایہ پر ہو اور عورت کرایہ نہ دے پائے، اور دیگر ایسی ضروریات کی وجہ سے مجبور ہو، تو قریب ترین مکان میں منتقل ہو جائے۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد5، صفحہ229، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی ہندیہ میں ہے: ”المعتدة عن الطلاق تستحق النفقة والسکنی کان الطلاق رجعیا أو بائنا، أو ثلاثا حاملا کانت المرأة، أو لم تکن کذافي فتاوی قاضي خان “ترجمہ: طلاق کی معتدہ نفقہ اور رہائش کی مستحق ہے، چاہے طلاق رجعی ہو یا بائنہ ہو یا تین طلاقیں ہوں، وہ حاملہ ہو یا نہ ہو۔ فتاوی قاضی خان میں ایسے ہی ہے۔ (فتاوی ھندیه، جلد1، صفحه557، دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: ”جس مکان میں عدت گزارنا واجب ہے، اُس کو چھوڑ نہیں سکتی، مگر اُس وقت کہ اسے کوئی نکال دے، مثلاً: طلاق کی عدت میں شوہر نے گھر میں سے اس کو نکال دیا، یا کرایہ کا مکان ہے اور عدت عدتِ وفات ہے، مالک مکان کہتا ہے کہ کرایہ دے یا مکان خالی کر اور اس کے پاس کرایہ نہیں یا وہ مکان شوہر کا ہے، مگر اس کے حصہ میں جتنا پہنچا وہ قابل سکونت نہیں اور ورثہ اپنے حصہ میں اسے رہنے نہیں دیتے یا کرایہ مانگتے ہیں اور پاس کرایہ نہیں یا مکان ڈھ رہا ہو یا ڈھنے کا خوف ہو یا چوروں کا خوف ہو، مال تلف ہو جانے کا اندیشہ ہے یا آبادی کے کنارے مکان ہے اور مال وغیرہ کا اندیشہ ہے، تو ان صورتوں میں مکان بدل سکتی ہے۔“

(بہار شریعت، جلد2، حصہ8، صفحہ246، 245، مکتبة المدینه، کراچی)

اگر کسی عذر کی وجہ سے معتدہ عورت دوسرے مکان میں منتقل ہو جائے، تو عدت کے معاملے میں اس کے بھی وہی احکام ہوتے ہیں جو پہلے مکان کے تھے، جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے: ”وإذا انتقلت لعذر يكون سكناها في البيت الذي انتقلت إليه بمنزلة كونها في المنزل الذي انتقلت منه في حرمة الخروج عنه؛ لأن الانتقال من الأول إليه كان لعذر فصار المنزل الذي انتقلت إليه كأنه منزلها من الأصل فلزمها المقام فيه حتى تنقضي العدة“ ترجمہ: اگر عورت کسی عذر کی وجہ سے دوسرے مکان میں منتقل ہو گئی، تو باہر نکلنے کی حرمت میں یہ مکان پہلے مکان کی طرح ہے، کیونکہ پہلے مکان سے منتقل ہونا عذر کی وجہ سے تھا، لہذا یہ مکان اس کے لیے اصل مکان کے قائم مقام ہو جائے گا اور عدت کے مکمل ہونے تک اسی مکان میں رہنا لازم ہو گا۔

(بدائع الصنائع، جلد3، صفحہ206، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: ”موت یا فرقت کے وقت جس مکان میں عورت کی سکونت تھی اُسی مکان میں عدت پوری کرے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ گھر سے باہر نہیں جا سکتی اس سے مراد یہی گھر ہے اور اس گھر کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں بھی سکونت نہیں کر سکتی، مگر بضرورت اور ضرورت کی صورتیں ہم آگے لکھیں گے۔ آج کل معمولی باتوں کو جس کی کچھ حاجت نہ ہو، محض طبیعت کی خواہش کو ضرورت بولا کرتے ہیں، وہ یہاں مراد نہیں بلکہ ضرورت وہ ہے کہ اُس کے بغیر چارہ نہ ہو۔“ (بہار شریعت، جلد2، حصہ8، صفحہ245، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

14 شعبان المعظم 1442ھ/29 مارچ 2021ء

المفتی دار الافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /darulifftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے